بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD NO. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ‖ ۱۱ اخاء ۱۳۳۸ھش ‖ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۲۴۰

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت بوجہ اعصابی بے چینی کچھ ناساز رہی ۔ اس وقت ضعف کی شکایت ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۰ اکتوبر ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی بے چینی کے کچھ خراب رہی ۔ ٹانگ میں درد کی شکایت بھی رہی ۔ شروع رات نیند نہ آئی ۔ اس کے بعد نیند آگئی ۔ اس وقت ضعف کی شکایت ہے ۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار :۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹½ بجے صبح ۔ ربوہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء

مشرق بعید میں مذہب سے وابستگی کا جذبہ اشاعت اسلام کے حق میں ایک نیک فال ہے

"بورنیو میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر مکرم محمد سعید صاحب انصاری کی تقریر

ربوہ ۱۰ اکتوبر ۔ مبلغ بورنیو مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ مشرق بعید کی اقوام میں مذہب سے وابستگی کا جو جذبہ پایا جاتا ہے وہ ان علاقوں میں اشاعتِ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے ایک نیک فال ہے ۔ آپ نے فرمایا اگر مشرق بعید کے ممالک میں تبلیغی مساعی کو پہلے کی نسبت اور زیادہ تیز کر دیا جائے ۔ تو اس کے نہایت خوشکن نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔ مکرم انصاری صاحب جو کئی سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں ۔ محلہ دار الصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کے تحت مسجد گول بازار میں " بورنیو میں تبلیغ اسلام " کے موضوع پر ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے ۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نے ادا فرمائے ۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو عزیز سید نصیر احمد شاہ نے کی ۔ مکرم انصاری صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پہلے تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔ بعد ازاں آپ نے بتایا کہ اگرچہ بورنیو میں ہمارا باقاعدہ مشن ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا ۔ لیکن اس سے قبل مالابار کے ایک خوش نصیب احمدی تاجر کے ذریعہ وہاں بعض لوگ احمدیت قبول کر چکے تھے ۔ وہاں ابتداءً حکومت کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ۔ اور کئی سال کی جدوجہد کے بعد اس امر کی اجازت ملی کہ بورنیو میں مبلغین اسلام اپنی تبلیغی مساعی کو جاری رکھ سکتے ہیں ۔ آپ نے بتایا کہ ان مشکلات کے باوجود وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت

(باقی ص۸ پر)

بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیرِ اہتمام

دلچسپ ادبی مقالے

ربوہ ۱۰ اکتوبر ۔ ۱۱ اکتوبر بروز اتوار دو بجے بعد دوپہر کالج ہال میں بزم اردو کے زیر اہتمام جناب ریاض احمد ایم ۔ اے کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوگا ۔ جس میں ڈاکٹر وحید قریشی ایم ۔ اے پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ صدر شعبۂ فارسی اسلامیہ کالج لاہور

" اردو شاعری پر انگریزی ادب کا اثر "

کے موضوع پر اور جناب امجد الطاف ایم ۔ اے سیکرٹری ایڈیٹوریل بورڈ اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام

" پاکستان میں اردو غزل "

کے موضوع پر مقالے پڑھیں گے ۔ امید ہے کہ مشہور طنز نگار شاعر جناب سید محمد جعفری اور پروفیسر قیوم نظر ایم ۔ اے اپنے منظوم کلام سے سامعین کو محظوظ فرمائیں گے ۔ ادب اردو سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے شرکت کی التماس ہے ۔ معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج

صدر مملکت ایران جائیں گے

کراچی ۱۰ اکتوبر ۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ صدر جنرل محمد ایوب خان نومبر میں کسی وقت شہنشاہ ایران کی دعوت پر ایران جائیں گے ۔ ابھی تک صحیح تاریخ کے بارے میں خط و کتابت جاری ہے ۔

پاکستان اور ترکیہ کی تجارتی بات چیت

کراچی ۱۰ اکتوبر ۔ ترکیہ کے تجارتی وفد نے کل صبح وزارت تجارت کے افسروں سے تجارتی بات چیت شروع کر دی ۔ انہوں نے وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر عثمان علی اور دوسرے افسروں سے دونوں ملکوں کی تجارت بڑھانے کے سوال پر ایک گھنٹے تک تبادلۂ خیالات کیا ۔

— لاہور ۱۰ اکتوبر ۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ اور اس کے ماتحت تمام سول اور سیشن عدالتیں ۲۷ اکتوبر کو یوم انقلاب کے سلسلے میں تعطیل رہے گی ۔

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۰ اکتوبر ۔ کل دن بھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی درد کی شکایت رہی ۔ درد کے اتنا لمبا چلنے سے یہ فکر ہوا ۔ کہ کہیں ہڈیاں صحیح پوزیشن میں نہ ہوں ۔ چنانچہ کل شام دوبارہ ایکسرے لیا گیا ۔ جس سے پتہ لگا ۔ کہ ایک سمت میں ہڈی پوری طرح صحیح پوزیشن میں نہیں ہے ۔ لہذا خیال ہے کہ اس کو دوبارہ ٹھیک کرنا پڑے گا ۔

احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل شفا عطا فرمائے ۔ اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے ۔ آمین

خاکسار مرزا (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

جنرل اعظم خاں لاہور آئیں گے ۔ لاہور ۱۰ اکتوبر ۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر بحالیات پاکستان ۱۴ اکتوبر کو تیز گام کے ذریعہ لاہور پہنچ جائیں گے ۔ وہ اپنے چار روزہ دورے میں بہاولپور رحیم یار خان اور صادق آباد جائیں گے

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی ۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۹ء

پروگرام

الفضل کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم صوفی نذیر احمد صاحب کے مضمون مطبوعہ نوائے وقت ۲۵/۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کا وہ حصہ نقل کرتے ہیں جو ان کی ان تجاویز پر مشتمل ہے۔ جو انہوں نے عالمگیر کفر کے مقابلہ میں عالمگیر اسلامی محاذ کے قیام کے متعلق پیش کی ہیں۔ ہم شروع ہی میں عرض کر دیتے ہیں کہ گو صوفی صاحب نے فرمایا ہے کہ "میرے ہاں نظریت کو نہیں بلکہ عملیت کا غلبہ ہے" مگر ان کی حالت غالب کے اس شعر کے مصداق ہے ؎

ابھی ہم قتلگاہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہیں
نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں تیرے توسن کو

یعنی جو کچھ آپ نے پروگرام پیش کیا ہے اگر اس پر عمل ہو جائے تو کیا بات ہے لیکن مشکل تو یہی ہے کہ یہ اتنا آسان ہے کہ اس پر عمل ہونا آسان نہیں ؎

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

بھلا اس سے زیادہ آسان اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ تمام دنیا کی "دینی جماعتیں قرآن مجید اور سیرت خیر القرون کی تعلیم عمومی کا آغاز کریں بالکل مبلغانہ انداز پر یہ سلسلہ تعلیم اس طرح شروع کیا جائے کہ سارا عالم اسلام چند برسوں میں اپنے دین کی ان دو اساسوں پر مستحکم ہو جائے۔ اس کا انداز تعلیمی سے زیادہ تبلیغی و اصلاحی ہو۔ ایمانیات و اخلاقیات پر امراً بھی اور نہیاً بھی بنیادی زور دیا جائے۔ فقہی مسائل پر کم سے کم زور دیا جائے۔ مناظرانہ انداز کو قریب بھی پھٹکنے نہ دیا جائے وغیرہ وغیرہ" بظاہر کتنا آسان کام ہے؟ "نظریۃً" شاید اس سے زیادہ آسان کام کوئی نہ ہوگا۔ مگر دقت یہ ہے کہ جونہی اس کام کی طرف ایک قدم اٹھایا جائے۔ تو وہیں محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ ہفتخوان کی مہم شروع ہو گئی ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جہاں تک انسانی دماغ تجاویز سوچ سکتا ہے صوفی نذیر احمد کی یہ تجاویز اور پروگرام بہت اچھا ہے اور اگر۔۔۔۔۔۔ اگر اس پر عمل ہو جائے تو مسلمانوں کے وہ تمام دلدّر دور ہو جاتے ہیں۔ جو اسلام کی ترقی کے متعلق ہیں اور اگر صوفی صاحب اپنے پروگرام کا بیڑا اٹھائیں تو ہمیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ہر طرح ان کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ باوجود اس کے ہم چند معروضات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اگر صوفی صاحب کا یہ خیال ہے کہ تمام جماعتیں اپنی انفرادیت چھوڑ کر ان کا پروگرام سرانجام دینے میں لگ جائیں گی تو یہ ان کی خام خیالی ہو گی۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ صوفی صاحب اس زعم میں مبتلا نہیں ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ فرمانا کہ

"سب سے پہلی چیز جو کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ خالص جمہوری اور عمومی انداز پر دینی جماعتیں۔۔۔۔۔۔ آغاز کریں"

اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ہر دینی جماعت اپنی انفرادی خصوصیات کو قائم رکھتے ہوئے اس پروگرام میں حصہ لے سکتی ہے۔ تاہم ہمارا خیال ہے۔ جیساکہ آپ کے اسی مضمون سے واضح ہوتا ہے صوفی صاحب اپنے اس اصول کی دستوں کا فی الحال صحیح تصور نہیں رکھتے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی آپ کا یہ پروگرام نظری سے بھی شاید کہیں ابتدائی حالت میں ہے لیکن جب اس کو عمل کی کسوٹی پر پرکھنے کا وقت آیا تو ایسے سوالات اٹھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ جن کا ابھی صوفی صاحب کو شاید وہم و گمان بھی نہیں۔ ہمیں اس بارے میں جو خدشات ہیں وہ خود صوفی صاحب کے اسی مضمون سے معلوم ہو سکتے ہیں چنانچہ صوفی صاحب نے (جیساکہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں) باوجود یہ فرمانے کے کہ "انداز مناظرانہ نہیں ہو گا اور کہ

"ساتھ ہی فتویٰ بازی کے تفرقے کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا ہو گا"

اس مضمون میں جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ پر جارحانہ تنقید فرمائی ہے ؏

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

صوفی صاحب کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ ان کے پروگرام کے راستہ میں یہی سب سے بڑا پہاڑ ہے جس کو ہٹانا شاید کسی انسان کا کام نہیں۔

صوفی صاحب کی نیت میں کوئی فرق نہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ جتنا وہ اس کام کو آسان سمجھتے ہیں۔ اتنا ہی ان تعصبات کی وجہ سے جو خود ان کی طبیعت میں رچ بسے ہوئے ہیں یہ کام مشکل ہو جاتا ہے اس لئے سب سے پہلے جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ خود صاحب پروگرام اپنی طبیعت کے دامن سے ان تعصبات کے داغوں کو دھوئیں۔

دوسری بات اس ضمن میں جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ وہ شروع ہی سے اس بات کی حامی ہے کہ مسلمان فرقوں کو اپنے انفرادی تفرقات رکھتے ہوئے صرف ایسی باتوں میں متحد و متفق ہو کر تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کرنا چاہیئے جن کا خلاصہ خود صوفی صاحب نے دیا ہے۔ اتحاد اور اتفاق سے کام کرنے کے لئے یہ بنیادی چیز ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر کلمہ گو فرد اور جماعت کو بغیر اس کے کسی قسم کی تنقید کا نشانہ بنائے۔ مسلمان تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ اگر ایک بار یا صرف ایک فرد یا صرف ایک جماعت کے بارے میں یہ جرح و قدح کا دروازہ کھل جائے۔ تو پھر یہ کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ اور ساری خیالی عمارت دھڑام سے زمین پر گر پڑتی ہے۔ چنانچہ چار پانچ سال ہوئے کراچی میں بعض علمائے کرام نے جو اسلامی دستور کا ڈھانچہ بزعم خود تیار کیا تھا۔ اس میں بعض فرقوں کو نشانہ بنا کر مسلمہ اور غیر مسلمہ فرقوں کی تفریق کر ڈالی تھی۔ بےشک یہ ایک سیاسی کھیل تھا اور ان علمائے کرام کے پیش نظر سیاسی مفادات تھے۔ اس لئے اس کو صوفی صاحب نظر انداز کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں خوف ہے کہ خالص تبلیغی اور اشاعتی متفقہ اور متحدہ مہم میں یہ بات اور بھی نمایاں طور پر دخل انداز ہو گی۔ اس لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین کو بین الفرق ایک بنیادی اصول تسلیم کیا جائے۔ اس کے بغیر نہ تو فتویٰ بازی ختم ہو سکتی ہے۔ اور نہ فرقہ وارانہ ذہنیت ختم ہو سکتی ہے۔

تیسری بات جو دراصل پہلی دو باتوں ہی کی شاخ ہے یہ ہے کہ کسی فریق کو کسی دوسرے فریق کے فقہی معتقدات پر جارحانہ تنقید کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ سب کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرنے کی کھلی آزادی ہونی چاہیئے۔ مثلاً نماز۔ روزہ وغیرہ مسائل میں جو چار فقہی سکولوں کے اختلافات ہیں۔ ان کو ہر شخص کے عقیدہ کے مطابق ادا کرنے پر کوئی جرح اور قدغن نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ ہم نے چند باتیں محض بطور مثال کے پیش کی ہیں۔ اگر صوفی صاحب کے پاس کوئی نسخہ موجود ہے جس سے وہ ان مہلک بیماریوں پر تیر بہدف کا کام کر سکتا ہے۔ تو انہیں اسکو استعمال کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرنا چاہیئے ہم آخر میں پھر عرض کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ صوفی صاحب کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی مدد دینے کو تیار ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جیساکہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہر آج سے ساٹھ ستر سال پہلے سے اسی کام میں مصروف ہے۔ جس کی طرف صوفی صاحب آج بلانے کے لئے اٹھے ہیں۔ وہ میدان عمل میں دجال سے دست و گریبان ہے اور نظریاتی حدود سے بہت آگے نکل گئی ہوئی ہے۔ لیکن جیساکہ ہم نے کہا ہے صوفی صاحب ابھی نظریاتی حدود میں بھی قدم نہیں رکھ سکے۔ جیساکہ ان کے ان تعصبات سے واضح ہوتا ہے۔ جو انہوں نے اسی مضمون میں خاص کر جماعت احمدیہ کے متعلق بغیر علم کے ظاہر کئے ہیں — اگر ابتدا اس طرح ہو گی۔ تو انتہا [illegible] معلوم!

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس ۳۱ر اکتوبر کو ہفتہ کے دن آٹھ بجے صبح منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ

اس لئے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے احباب ۳۰ر اکتوبر کو۔ جمعہ کی شام تک ضرور تشریف لے آئیں تا کہ افتتاحی اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

میری زندگی کے بعض حالات

از محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم

(۲)

مجھے یہ بھی خیال نہ آیا کہ میرا ماتحت عملہ علاوہ مقامی طور پر پروپیگنڈا کرنے کے اوپر کے دفتر والوں کو اور وہاں سے بڑے افسروں کو بھی مسموم کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ایک شکایت کو رپورٹ کے لئے بھیجتے وقت انسپکٹر جنرل صاحب نے افسر قلعہ کو لکھا کہ جب تک کہیں آگ نہ ہو۔ وہاں دھواں نہیں نکل سکتا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ افسر قلعہ جو رپورٹیں کرتے ہیں کہ شکایات بے بنیاد ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ ان شکایات میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہو گی۔

میرے راولپنڈی جانے پر دجہاں ستمبر ۱۹۲۳ء میں تبدیلی ہوئی) وہاں کے افسر نے بہت زور دے کر ایک شکایت کے جواب میں لکھا۔ کہ میں نے ہر طرح تحقیقات کرلی ہے خان صاحب کے خلاف آمدہ شکایتیں بالکل باطل ہیں۔ لہذا آئندہ ایسی کوئی شکایت نہ بھیجی جائے۔ اس پر اوپر والوں نے لکھا کہ ہم تو آمدہ شکایتیں بہر حال بھیجا کریں گے۔ آپ اپنی رائے اس پر لکھ دیا کریں۔ پہلی جنگ عظیم کے زمانہ میں فوجی محکمہ کے ملازموں کو اکثر میدان جنگ میں بھیجے جانے کے حکم آجایا کرتے تھے۔ اس لئے نوجوان بالعموم فوجی محکموں میں بھرتی ہونے سے کتراتے تھے میں نے اپنی کوشش سے بہت سے مسلمان نوجوانوں کو ترغیب و تحریص دلا کر فیروزپور کے قلعہ میں بھرتی کروا دیا تھا۔ میں نے اپنے افسر کو یہ تجویز پیش کی کہ مجھے میدان جنگ میں بھیجدیا جائے۔ میں اپنے ساتھ کافی تعداد میں مسلمان نوجوانوں کو لے جاؤں گا۔ تاکہ لام پر جانے کی دہشت سے میرے اپنے نمونہ کی وجہ سے کمی آجائے لیکن انہوں نے اس کو منظور نہ کیا۔ اور بعد ازاں کئی سال بعد مجھ پر الزام لگا دیا کہ گویا میں مسلمانوں کے ساتھ ناجائز طور پر طرفداری کا سلوک کرتا رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ اصل میں تو مجھے اس بات کی شاباش ملنی چاہیئے کہ میں نے جنگ عظیم کے خطرناک ایام میں اپنے محکمہ کی اسامیوں کو پُر کیا۔ اگر ان اسامیوں پر احمدی متعین ہیں۔ تو وہ پورے طور پر اپنے عہدوں کے اہل اور قابل ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر امیدوار کلرکوں کا ایک امتحان ہوا۔ جس میں سوالات کے پرچے شملہ سے آئے اور جوابات کے پرچے بھی وہیں بھیجے گئے اس امتحان میں صرف بارہ کس شامل ہوئے۔ جن میں سے صرف پانچ امیدوار پاس ہوئے۔ اور وہ پانچوں احمدی تھے۔ اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ کہ اگر مسلمانوں اور احمدیوں کو بھرتی کیا گیا۔ تو وہ امیدواروں میں سے قابل ترین افراد تھے۔ ان باتوں کی طرف میری توجہ دلانے انسپکٹر جنرل صاحب کی جو کہ اب ڈی او ایس کہلاتا تھا تسلی ہو گئی لیکن میں اپنی باقی سرکاری سروس میں بھی اسی طرح ہدف شکایات بنا رہا۔ البتہ راولپنڈی جانے کے بعد میرے اختیارات زیادہ وسیع ہو گئے اور عملہ بھی میری نگرانی میں تھا وہ بہت وسعت اختیار کر گیا۔

انجمن حمایت اسلام کے لئے چندہ کی فراہمی

سنہ ۱۹۰۲ء میں مجھے پہلی مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ وہاں میں نے جو حالات دیکھے ان میں سے دو کا میری طبیعت پر خاص اثر ہوا۔ ایک تو یہ کہ ایک پیر صاحب نے جو کسی جگہ کے گدی نشین تھے۔ اپنے وعظ میں خداتعالے کے غفور ہونے کی صفت پر بہت ہی زور دیا۔ جس کا اثر سننے والوں پر یہی ہو سکتا تھا کہ وہ نیک اعمال کی بجا آوری سے بالکل غافل ہو جائیں دوسرا اثر میری طبیعت پر شیخ سر عبد القادر صاحب کی تقریر کا ہوا۔ انہوں نے تحریک کی کہ اگر پنجاب کے ہر ضلع میں سو سو ممبر میسر آجائیں۔ جو ۴ر آنے ماہوار انجمن کو دیں۔ تو اس سے ہمارے لازمی اور انتظامی اخراجات پورے ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں جو خاص عطایا ہمیں کبھی کبھی ملتے ہیں۔ ان سے ریزرو فنڈ قائم کیا جا سکتا ہے۔ جو خاص خاص کاموں کے لئے مخصوص ہو گا۔ میں نے راولپنڈی میں واپس آکر اس تجویز کو وہاں کے احباب کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے مجھے اس کام کے لئے منتخب کیا۔ اس کام میں مجھے اتنی کامیابی ہوئی۔ کہ مقامی ممبروں کی تعداد سوا دو سو اڑھائی سو تک پہنچ گئی۔ جب سنہ ۱۹۰۷ء کے اوائل میں میری تبدیلی فیروزپور ہو گئی۔ تو انجمن حمایت اسلام کے منتظمین نے اس بات کے لئے بہت زور لگایا کہ میں راولپنڈی کی طرح فیروزپور میں بھی ویسی ہی خدمت بجا لاؤں مگر بعض وجوہات کی بناء پر میں نے معذرت پیش کی۔

قبول احمدیت

سنہ ۱۹۰۲ء میں میرے والدین احمدی ہو چکے تھے۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں جب میری تبدیلی فیروزپور میں ہوئی۔ تو اس وقت میں اپنی ذات میں اس بات کی کشش پاتا تھا کہ غالباً جلد یا بدیر میں بھی احمدی ہو جاؤں گا۔ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے میرے حقیقی ماموں حضرت خان صاحب برکت علی صاحب شملوی احمدی ہوئے۔ جہاں تک میرا مشاہدہ تھا احمدی افراد کا طرز عبادت اہلحدیثوں سے بہت ملتا تھا۔ جہاں جہاں ان کے عمل درآمد میں حنفیوں کی طرز عمل سے کوئی اختلاف پایا جاتا تھا۔ اس کی جب تحقیق کرتا تو معلوم ہوتا تھا۔ کہ احمدیوں کا طرز عمل سنت اور حدیث کے مطابق صحیح ہے۔ اس سے ایک گونہ کشش مجھے احمدیت کی طرف محسوس ہوتی تھی۔ لیکن حیات و وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ بڑے زور سے سدّ راہ بنا رہا۔ خان صاحب برکت علی صاحب نے میرے نام انگریزی رسالہ ریویو جاری کروا دیا۔ مرزا خدا بخش صاحب مرحوم کی مشہور کتاب عسل مصفےٰ بھی ارسال فرمائی۔ مجھے ان دنوں اردو کا لٹریچر پڑھنے کی طرف بالکل توجہ نہیں تھی۔ اس لئے میں نے عسل مصفےٰ بغیر پڑھے واپس کر دی۔

مسئلہ وفات مسیح پر بحث

ہمارے خاندان میں ایک برات کے موقعہ پر وفات و حیات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ چھڑ گیا۔ وفات کے دلائل مکرم خان صاحب موصوف دیتے تھے۔ میں انکی تردید کرتا۔ اس مباحثہ میں ساری رات گزر گئی۔ دوسرے روز صبح ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد پھر گفتگو چھڑ گئی۔ جو شام تک جاری رہی۔ اگلی رات کو ہم لوگ پھر بحث کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ حضرت والد صاحب مرحوم نے اس سلسلہ کو بند کر دیا اس گفتگو کے نتیجہ کا جو اثر میرے دل پر ہوا۔ وہ یہ تھا کہ غیر احمدیوں کا پلہ بھاری رہا۔ ان دنوں میں فیروزپور میں ہوتا تھا۔ اور میرے والدین کی رہائش موضع مریح تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں ہوتی تھی۔ میرے اور والد صاحب کے مابین مذہبی گفتگو کا طریق یہ ہوا کرتا تھا کہ اگر میں نے کوئی سوال کیا اور انہیں اس کا کوئی جواب نہیں سوجھا۔ تو وہ فرما دیتے اس پر پھر گفتگو کریں گے۔ اسی طرح اگر مجھے کسی جواب کے متعلق شرح صدر نہ ہوتا تو میں مہلت مانگ لیتا۔ اس طرح سے ہمارے درمیان کوئی خیال ہار جیت کا نہیں ہوتا تھا۔ جب کبھی میں اپنے گاؤں کو جاتا۔ تو جماعت احمدیہ کے مقامی افراد میرے پاس آبیٹھتے۔ اور مذہبی گفتگو شروع کر دیتے۔

ایک دفعہ ایسی ہی مجلس ہو رہی تھی کہ حضرت والد صاحب ہمارے پاس سے گزرے اور مکان کے اندر سے جاکر قرآن شریف لے آئے اور سورۂ مائدہ کی فلما توفیتنی والی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشت پانے کی حقیقی راہ

"حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جائے جس میں خداتعالے کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کی امید اور خوف پر مبنی نہ ہو بلکہ فطرت کے طبعی خاصہ اور جزو کی طرح سے ہو۔ ایسی محبت بجائے خود مومن کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے۔ اور کوئی انسان اس بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اس راہ کو اختیار نہ کرے۔ اس لئے میں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ اسی راہ سے بہشت میں داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں۔ کیونکہ بہشت پانے کی حقیقی راہ یہی ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹)

آیت میرے سامنے کھول کر رکھ دی اور فرمانے لگے کہ آپ اس پر بھی غور کریں۔ جب میں نے اس مقام پر غور کیا تو فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ لیکن میں نے اس وقت یہی کہا کہ اس کا جواب میں سوچ کر دوں گا۔ فیروزپور واپس آ کر میں نے ان آیتوں کے متعلق مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی جن کے ساتھ میرے مراسم کئی سالوں سے قائم تھے پوچھ بھیجا۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ آیا گویا حیات مسیح کا مسئلہ جو میرے احمدیت کی طرف آنے میں ریکاوٹ بنا ہوا تھا حل ہو گیا۔ فیروزپور میں میری نشست و برخاست مرزا ناصر علی صاحب مرحوم وکیل (برادر اصغر سر مرزا ظفر علی صاحب) کے ساتھ تھی اور احمدیت کے متعلق ہمارے درمیان تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا مجھے کبھی بھی یہ خیال نہ آیا کہ احمدیت کو قبول کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ البتہ جو مسئلہ ہمارے سامنے آتا وہ آہستہ آہستہ حل ہوتا رہتا تھا۔

جماعت احمدیہ فیروزپور کا جلسہ

اتنے میں فیروزپور کی جماعت احمدیہ نے اپنا ایک تبلیغی جلسہ کرنا چاہا اور جو اشتہار وہ اس جلسہ کے متعلق دینا چاہتے تھے اس پر مجھ سے اور مرزا ناصر علی صاحب مرحوم سے بھی بطور داعیان جلسہ دستخط کروا لیئے۔ مرزا ناصر علی صاحب بھی اس وقت ابھی غیر احمدی تھے۔ ہمارے دستخط کر دینے پر غیر احمدی مسلمانوں کو بہت رنج ہوا اور انہوں نے مجھے جلسہ میں شامل ہونے سے روکنا چاہا۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے اس پر انہوں نے زور دیا کہ احمدیوں کے جلسہ کے مقابل پر ہم بھی اپنا جلسہ کریں گے۔ اس کے اشتہار پر بھی بطور داعیان جلسہ آپ دستخط کر دیں۔ چنانچہ ہم دونوں نے ان کے اشتہاروں پر بھی دستخط کر دیئے ان کا جلسہ احمدیوں کے جلسہ کے ایک ماہ بعد ہوا ان کے دلائل بہت کمزور تھے۔ حتیٰ کہ مجھے کئی دفعہ یہ تحریک ہوئی کہ میں ان کے جلسہ میں ہی کھڑا ہو کر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا۔ اس کے بعد مرزا ناصر علی صاحب مرحوم نے خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک لیکچر اپنے اہتمام میں کروانے کا فیصلہ کیا۔ اس اثناء میں احمدیت کے متعلق میری تحقیقات قریباً مکمل ہو چکی تھی صرف ایک سوال رہ گیا۔ وہ یہ کہ اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے بھی ہوں تو جو شخص خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کو مانتا ہے اور حتی الوسع قرآن شریف پر عمل کرتا ہے اسے آپ کی بیعت کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔ اس کا جواب حکیم محمد عمر صاحب کے توجہ دلانے پر حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی طرف سے آیا جس سے مجھ پر بیعت کرنے کی ضرورت واضح ہو گئی۔ یہ جواب خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر سے چند روز قبل موصول ہؤا اور اسی وقت میں نے بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

بیعت کا اعلان

چند روز بعد میری صدارت میں خواجہ صاحب مرحوم کا لیکچر ہؤا جو دو روز تک جاری رہا۔ لیکچر کے بعد میں اٹھا اور میں نے اعلان کیا کہ احمدیت کے متعلق جو تحقیقات میں آہستہ آہستہ کر رہا ہوں وہ ختم ہو گئی ہے اور میں اس وقت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل کرتا ہوں۔ احباب جماعت کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ بعض نے شکر کے سجدے ادا کئے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی انہوں نے بذریعہ تار اس کی اطلاع دیدی۔ خواجہ صاحب موصوف کو یہ غلطی لگتی رہی کہ شاید میں نے ان کے لیکچر سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی ہے لیکن بعد میں ان پر انکشاف ہو گیا تھا کہ حقیقت یہ نہ تھی۔

(باقی)

ولادت

میری لڑکی امۃ الحفیظ بیگم سلمہا زوجہ قاضی مبارک احمد صاحب حال سعودی عربیہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے پہلا لڑکا مؤرخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء کو تولد ہؤا۔ نومولود قاضی دین محمد صاحب ربوہ کا پوتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے نومولود کا نام "منور احمد" تجویز فرمایا۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت اور درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار احمد بی بی ہمشیرہ عبد الرشید اختر محرر چونگی میونسپل کمیٹی ربوہ

لندن میں مصر کا قائم کردہ اسلامی مرکز

ایک مصری پروفیسر کے تاثرات

(ترجمہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۲)

نمازی آٹھ دس ہوں گے۔ جو اس سے قبل ایک کمرہ میں جو بطور مسجد استعمال کیا جاتا ہے جمع ہو چکے تھے۔ میں بھی وہاں چلا گیا اور ان میں بیٹھ گیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ ان میں سے ایک انگریز نوجوان لڑکی بھی تھی جو پچھلی صف میں نہایت خشوع خضوع کے ساتھ بیٹھی تھی نیز ایک انگریز مزدوری پیشہ بھی دیکھا جو کام کرنے والے صاف ستھرے نیلے رنگ کے کپڑے پہنے بیٹھا تھا۔ اور ایسے ہی میں نے بعض افریقن بھی وہاں آتے ہوئے دیکھے

منبر ایک چھوٹی سی میز اور کرسی پر مشتمل تھا۔ جو ہمارے سامنے رکھے ہوئے تھے۔ امام صاحب بھی جلدی آ گئے! اور یہ وہی صاحب تھے جنہوں نے "محمد" کو اذان دینے کا حکم دیا تھا۔ جیسے خطبہ شروع ہوا کرتا ہے۔ خطبہ شروع ہو گیا۔

امام صاحب اپنے خطبہ کی کبھی عربی زبان میں دوڑ لگاتے تھے۔ اور کبھی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں دوڑ لگاتے تھے۔ جو برداشت نہیں کی جا سکتی تھی۔ خطبہ کا مضمون سود اور سود کے متعلق اسلام کی تعلیم اور لمیٹڈ کمپنیاں الخ وغیرہ تھا۔ اور امام صاحب ان کا باہمی مقابلہ کرنے لگے۔ اور ہمارے سامنے اس قدر زور شور سے چیخنے لگے گویا ہم قدیمی لاعلاج سود خوار ہیں۔

خطبہ نہایت لمبا اور اکتا دینے والا تھا۔ امام صاحب کی آواز بھی پسندیدہ نہ تھی۔ اس لئے میں تو تنگ پڑ گیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگ گیا تاکہ شاید وہ سمجھ جائیں اور خطبہ مختصر کر دیں مگر یہ سب بے سود ثابت ہؤا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا۔ خدا دو سروں کے لئے ساتھ ہو میں انہی خیالات میں تھا کہ اچانک امام صاحب نے خطبہ بند کر دیا اور کرخت لہجہ میں محمد کی طرف جو ان کے سامنے بیٹھا ہؤا تھا اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا "محمد! محمد!! ہوش میں آؤ!!!" (میں نے دیکھا تو محمد۔ خدا کی قسم۔ سویا ہؤا تھا) "جاگو! کیا تو سویا ہؤا ہے؟" (غریب محمد جاگا) "دیکھو باہر کون اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہیں؟" اس پر محمد جلدی سے باہر گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا۔ اور دوسرے خطبہ کے بعد اقامت کہی اور اس پر نماز کھڑی ہوئی۔ اور نماز ختم ہونے کے بعد امام صاحب اور حاضرین واپس چلے گئے

میں امام صاحب کے پیچھے تیز قدمی سے گیا اور ان کے کمرہ میں داخل ہو گیا اور میں نے ان سے اپنا تعارف کروایا اور اپنی مصنفہ کتابوں میں سے بعض کتابیں بھی بطور ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کیں اور ان سے کہا کہ انہیں اپنے مرکز کی لائبریری میں رکھ لیا جائے۔ امام صاحب نے شکریہ کے ساتھ ان کو قبول کیا اور میرا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور میں نے ان سے کھرے کھرے ان کے خطبہ کے متعلق صاف بیانی سے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور ان سے کہا بے شک آپ کا یہ خطبہ بڑا عمدہ لیکچر ہے مگر جمعہ کا خطبہ نہیں! جو نمازی یہاں آتے ہیں ان کے پاس ایسے لیکچر اور تقریریں سننے کی فرصت کہاں ہوتی ہے دیکھیئے! یہ جو ان لڑکی اپنے کالج سے آئی ہے اور یہ مزدور اپنی مشین یا موٹر وغیرہ چھوڑ کر یہاں آیا ہے الخ۔ تا نماز ادا کر کے اپنے کاموں کو واپس چلے جائیں! لیکن اگر آپ اسے نہایت ضروری سمجھتے ہیں تو خطبہ جمعہ کی بجائے ایسے لیکچر شام کے وقت ان لوگوں کو دے دیئے جائیں۔ جو مذہب کی زیادہ گہرائیوں میں جانا اور بحث مباحثہ کرنا چاہتے ہوں۔ مگر یہ نمازی جو یہاں جمعہ کے لئے آتے ہیں ان کو تو ایسے لیکچروں کی ضرورت نہیں۔ انہیں تو صرف چھوٹے سے خطبہ کی ضرورت ہے جو مختصر ہو اور آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہو اور نہایت اچھے انداز میں پیش کیا جائے تا ان کے اندر اس مذہب (اسلام) کی محبت بڑھے جو ان کے لئے ایک نیا مذہب ہے۔

اس کے بعد میں نے انہیں سلام کہا اور واپس آ گیا اور اپنے دل میں خدا تعالےٰ کا شکر کیا جو مجھے یہاں لایا تا میں یہاں اپنے ایک اجتماع کو دیکھ سکوں جس میں شامل ہونے سے انسان کے دل کے اندر قبض پیدا ہوتی ہے اور وہ یہاں سے شاکی واپس جاتا ہے!

"میں نے ہر رنگ اور ہر نسل کے کئی خطیبوں کے کئی لیکچر سُنے ہیں نے اس جیسا تماشہ کسی جگہ میں نہیں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک عورت کیسے کسی سوسائٹی یا انجمن یا چرچ کو چلاتی ہے اور وہاں اچھا انتظام شیریں لیکچر اور خوش ذوقی ہوتی ہے!!

نماز ایک روح ہے کسی رسم و رواج کا نام نہیں جسے ادا کیا جائے۔ یا کچھ جملے ہوں جنہیں تیوڑی چڑھے ہوئے منہ، سخت دل اور اُبلتے ہوئے شور سے ادا کیا جائے! کون ہے جو ہمیں نماز سکھلائے؟ مجھے یہ کہنے کی دعا

(۹) اجازت دیجئے کہ کچھ آدمی غیر ممالک کو بھجوائیے تا وہ وہاں سے وہ کام سیکھ آئیں؟ یا اس کام کے ماہرین دوسری اقوام سے اپنے ملکوں میں بلائیے؟!؟

(مشاهد اثناء تجیات لندن الروحية از صفحه ۹۳ تا ۹۵ مطبوعه دار الفكر الحديث للطبع والنشر۔ القاهره)

عالمگیر اسلامی مہم کیلئے پروگرام

از صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری منقول از نوائے وقت ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

نوٹ :- اس مضمون کے سلسلے میں صفحہ ۳ پر اداریہ ملاحظہ فرمائیں

امت واحدہ کا فطری ربط

ٹھیک اس مقام اور موقف کو سامنے رکھکر عالم اسلام اور امت اسلامی کے محض ادعائی سلوگن کی عمل و اقتصادی معنویت مقرر کرنے کی آج ضرورت ہے۔ معین اور عالمگیر نصب العین سے بندھے ہوئے ایک عالمگیر پروگرام کی آج امت کو اس درجہ ضرورت ہے کہ پچھلی تاریخ میں اس کی مثال بھی ملنی مشکل ہے اس صدی سے پہلے ہمارا فرض نصب العین کے اثبات کے رنگ میں تھا۔ جس کا معنی یہ ہے کہ چونکہ یہ امت "کافۃ الناس" کو دین واحد پر لانے کے لئے مامور ہے۔ لہٰذا اسے ایسا کرنا لازمی ہے مگر آج صرف اپنی بقا کے لئے بھی امت ایسا کرنے پر مجبور محض ہے۔ ورنہ عالمگیر کفر کے مبلغ اور نمائندے امت کے گاؤں گاؤں۔ شہر شہر اور ملک ملک سے گذر کر اس کے ہر گھر میں گھس آئے ہیں۔ اس اصل دشمن اعظم کے علاوہ آزاد ایشیا و افریقہ میں کہ جو آج تک امت کا عمل تنظیمی میدان ہے دین کی صفوں میں انتشاد پیدا کرنے کے لئے اور بھی دوسرے درجہ کے کئی کفر ہیں جس کی صحیح اندرونی تجزیہ بھی سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

اس عالمگیر تجدید ابتدائی قدم

اگرچہ اس خطرہ عظیم اور ان ذیلی خطرات کا پورا پورا تجزیہ کرنا اور پھر پوری طرح ان کے دفاع کے لئے منصوبہ بنانا امت کی دینی جماعتوں کی کسی وسیع البیان ثورائیت کا کام ہے۔ اس پر بھی چند ایسے نقاط لازمی انداز پر متعین کئے جا سکتے ہیں۔ کہ جو ابتدائی قدم کا کام بھی دین اور امت کے ربط باہم کے لئے ایک مثبت و یکساں قسم کی بنیاد کا بھی کام دے سکیں

(۱) سب سے پہلی چیز جو کرنے کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خالص جمہوری و عمومی انداز پر دینی جماعتیں قرآن مجید اور سیرت خیر القرون کی تعلیم عمومی کا آغاز کریں۔ بالکل مبلغانہ انداز پر یہ سلسلہ تعلیم اس طرح شروع کیا جائے کہ سارا عالم اسلام چند برسوں میں اپنے دین کی ان دو اساس پر مستحکم ہو جائے۔ اس کا انداز تعلیمی سے زیادہ تبلیغی و اصلاحی ہو ایسا نیات و اخلاقیات پر امراً بھی اور نیتاً بھی بنیادی زور دیا جائے۔ فقہی مسائل پر کم سے کم زور دیا جائے مناظرانہ انداز کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیا جائے۔ امت کے مقام و نصب العین وطریق عمل اور دائرہ عمل کا یقین چند برسوں میں امت کے فرد فرد پر محیط ہو جائے۔ امت کے ہر فرد کو یقیناً معلوم ہو کہ امت کے فرد ہونے کی حیثیت میں اس کا کیا مقام ہے۔ کیا نصب العین ہے اور کیا طریق عمل ہے

۲- نظام تعلیم کو ان مقامات پر کہ جہاں سیاسی قوت خود مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس طرح درست کیا جائے کہ قدیم و جدید کا تفرقہ ختم ہو جائے بتدریج خالص اصلاحی انداز پر ایک عالم گیر نظامیہ بغداد کا تعلیمی منصوبہ سامنے لایا جائے۔

۳- تمام ایشیائی و افریقی اقوام غیر مسلم کے لئے خاص کر اور تمام اقوام عالم کے لئے بالعموم تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم کی سنت ملی کے مطابق کوئی معین طریق دعوت الی الدین طے کر لیا جائے اور ان اقوام تک اس پیغام دعوت کو مؤثر ترین رنگ اور صحیح ترین شکل میں پہنچایا جائے

میرا یقین کامل ہے کہ چند برسوں کی یکرنگ کوشش سے امت اسلامیہ ہندو قوم کے سوال یہود کے سوال اور آزاد افریقی ایشیائی قوموں کے سوال کو اسی تبلیغی نظام کے تحت بالکل حل کر لیا جائے۔ اور بڑی حد تک داخلی انتشار سے نجات مل جائے گی۔ اور اس کا رخ عالمی فضا میں جو دینی خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ وہ ایسی ہی ایک عالمی انداز کی دینی کوشش کے سوائے ہرگز پُر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کوشش صرف اسلام کی بنیاد پر ممکن ہے۔ مگر دین واحد کو امت واحدہ سے بالکل علیحدہ کر کے سوچنے میں شاید فلسفیانہ اور نظری اعتبار سے کوئی معنویت ہو مگر عملاً ایسی ساعی سفسطہ ہیں۔ لہٰذا امت کے موجودہ فکری انتشار کو پوری طرح سامنے رکھتے ہوئے اس میں کم سے کم۔ نوعیت کی ایسی اصلاحِ فکر و عمل کی اشد ضرورت ہے کہ جس کی نشاندہی ان حروف کے لکھنے سے مطلوب ہے راقم الحروف کے سامنے انڈونیشیا مشرق وسطی۔ ہندو پاکستان۔ ایران و افغانستان سب جگہ کے حالات کا ایک جچا تلا مختصر مگر واقعاتی اندازہ ہے۔ سالہا سال سے اسی انداز پر نہ صرف سوچنے بلکہ اُس کے مطابق سو فیصدی عزم سے اپنی صلاحیت کو صرف کرنے میں گذرے ہیں لہٰذا میرے ہاں نظریت کو نہیں بلکہ عملیت کو غلبہ ہے۔

۴- تربیت سیرت ملی میں بالعموم اور تربیت سیرت مبلغین میں بالخصوص آج مجاہدات و ریاضات، ذکر و افکار اور ڈسپلن سے پوری طرح کام لینا ہوگا کہ جو آج صرف صوفیانہ حلقوں کی خصوصیت بن کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ ان ڈسپلن کا بڑا اور مرکزی حصہ ایسا ہے کہ ان کے سوائے مجاہدانہ اور مبلغانہ سیرت کی تعمیر ناممکن ہے۔ بلا شبہ ان میں سے ایسے تمام عناصر کو حذف کرنا لازمی ہوگا۔ کہ خالی شخصیت پرستی بت پرستی کے باعث فرائض و واجبات سے صریح تصادم پیدا کرنے والے عناصر ہیں۔ مگر یہ تو ماہیت سلوک و تزکیہ نفس سے بالکل خارج ہیں۔ بلکہ حقیقت میں ان کے مانع ہیں لیکن عمل کی کائنات میں یہ بھی ایک اٹل حق ہے۔ کہ ان ڈسپلنز کے سوائے "اتباع ہوا" کے بجائے ابتغائے وجہ ربہ الاعلیٰ" کی وادی کی طرف نکل جانا ایک محال ہے۔ اور "اتباع ہوا" سے کلی مخلصی اور "ابتغائے وجہ رب" سے کلی تمسک سوائے دین کے دعوے بس دو ٹی پیٹی کے سلسلہ میں چند حلقت دعوت کے فقیہانہ مسائل کو "دین کامل" بنانے پر منتج ہو سکتے ہیں۔ جو موجودہ دور میں عالم گیر الحادیت کے سوائے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے آج کی جنگ انکار و اثبات حق اور یقین و بے یقینی اساس دین سے شروع ہوتی ہے۔ لہٰذا اصولاً ہمیں انہی اساسوں کو ملت کے لئے بہم پہنچانا ہے اور بس کے لئے تزکیہ و تصفیہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے

کل بدعۃ ضلالۃ کی کچھ تشریح

جس خالق حکیم و علیم نے انسان کو پیدا کیا ہے اس نے ٹھیک اس کی صلاحیتوں کے مطابق اس کے لئے فرائض و واجبات (جو حیات روحانی کے لئے بمنزلہ روٹی پانی کے ہیں) اور سنن و نوافل (جو بمنزلہ چٹنیوں۔ مسالوں اور سبزیوں ترکاریوں کے ہیں۔) کا ایک ضابطہ بھی مقرر کر دیا ہے۔

انسان کی ان صلاحیتوں اور اس کے نوعی فرائض و واجبات میں کلی انداز کی مطابقت و مساوات۔ لہٰذا ان صلاحیتوں کو ان فرائض و واجبات اور ان سنن و نوافل کے علاوہ دوسری راہوں کی طرف موڑنا صحیح ظلم و عدوان صریح اسراف و تبذیر کے علاوہ کچھ اور نہیں لہٰذا "کل بدعۃ ضلالۃ فی النار" ایک حق مطلق ہے۔ سوائے اس کے اور کچھ ہونے کا امکان ہی نہیں لہٰذا ملت کی صلاحیتوں کو ٹھیک اسی راہ ہدایت اور اسی صراط مستقیم کی طرف نصح و صدق و اخلاص کی قوت سے رات دن "اللھم اصلح ذات بین المسلمین وجعل قلوبھم الایمان والحکمۃ کی دعاؤں سے پلٹنا ہے۔ نصح و صدق و اخلاص اور مسلسل دعائے اصلاح کے علاوہ اور کسی نفرت و حقد کے درمیان میں ہرگز نہیں آنے دینا ہوگا۔ اس کے ساتھ "رحماء بینھم "تواصوا بالمرحمۃ" کے اخوت دین کے جذبے کو بھی غایت الغایات درجے تک بیدار کرنا ہوگا جب تک یہ محرکات ہدایت کریں اور جس حد تک ہدایت کریں صرف اسی حد تک افہام و تفہیم کو محدود کرنا ہوگا۔ جو افہام و تفہیم صدق و نصح و اخلاص کے محرک سے خالی ہے۔ وہ فسادات اسلامی اور جس افہام و تفہیم کا لہجہ اور جذبہ "رحماء بینھم" اور "تواصوا بالمرحمۃ" سے خالی ہے۔ وہ انتشار ملت اسلامی ہے۔ لہٰذا ہمارے اسلحۂ جہاد صرف یہی چند چیزیں ہیں سیاسی انقلابات پر دین کے اصلاحی طریق عمل میں سوچنا بطلان مطلق ہے۔ منطق کی بھونڈی زبان میں اسے قیاس مع الفارق کہہ سکتے ہیں

اصلاح و تفرقہ کی حدود

حضرت موسیٰؑ کی غیر حاضری میں پوری ملت گوسالہ پرست ہو جاتی ہے۔ واپسی جب حضرت یہ حالت دیکھتے ہیں تو ذمہ دار امام نائب۔ حضرت ہارونؑ سے شدت سے الجھ جاتے ہیں۔ حضرت ہارونؑ جو عذر مقبول (حضرت موسیٰؑ نے اس عذر کو قبول فرمایا تھا) پیش کرتے ہیں۔ قرآن کی زبان میں حسب ذیل ہے :-

"انی خشیت ان تقول فرقت
بین اسرائیل ولم ترقب قولی"

ترجمہ :- میں اس بات سے ڈرا کہ آپ یہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا

ہماری اصلاحی کوشش کی زیادہ حیثیت نیابت کی ہے اور ایک نائب کی اصلاحی حدود کو حدود کی آیت میں یکما لہ معین کر دیا ہے۔

حاشا وکلا ہمیں ایک بدعت کو بھی تسلیم نہیں کرنا ہوگا۔ ورنہ اسی حد تک ہماری فرائض و واجبات میں تصور واقع ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی تقوی زبان کے تفرقے کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا ہوگا اور اصلاح کو نصح و اخلاص کے محرکات اور "رحماء بینھم" اور "تواصوا بالمرحمۃ" کے طریق عمل تک محدود کر دینا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ یہ طریق اصلاح ہماری تاریخ ملی کا سب کامیاب طریق اصلاح ثابت ہوگا۔

"اللھم اصلح ذات بین المسلمین وجعل فی قلوبھم الایمان والحکمۃ" یہ ہے وہ مختصر مگر جامع طریق اصلاح فی جو اصلی نصب العین کی طرف ملت

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کا فرض

از قائد صاحب مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف کی صورت میں جو روحانی خزائن دنیا کو دیئے ہیں لاکھوں سعید روحیں ان سے فیض یاب ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں اراکین مجلس پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ حضور کے کلمات طیبات کو ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضور کی تصنیفات کے چیدہ چیدہ اقتباسات کی اشاعت کا کام شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ حضور کی "مقدس تعلیم" "ایک غلطی کا ازالہ" اور اقتباسات از "درثمین" فارسی کو نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر عمدہ ٹائپ میں بلاکس میں چھپوایا ہے۔ اسی طرح تربیت اولاد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا لیکچر جو آپ نے انصار اللہ کے اجتماع پر فرمایا تھا۔ اور جس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ چند دنوں تک انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی تصنیفات میں سے مزید اقتباسات بھی شائع ہو رہے ہیں احباب کو معلوم ہے کہ مجلس انصار اللہ نے یہ لٹریچر ایسے عمدہ اور اعلیٰ طریق پر شائع کیا ہے کہ ہر شخص کا خود بخود اسے پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔

اگر انصار اللہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ اشاعت جو یقیناً انشاء اللہ بہتوں کی رشد و اصلاح کا موجب ہوگا۔ جاری رہے بلکہ اسے مزید وسعت دی جائے تو ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ انصار اللہ کے اشاعت لٹریچر فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں تاکہ مرکز زیادہ سے زیادہ اس خدمت کو سرانجام دے سکے۔ مجھے یقین ہے جس طرح اراکین پہلے مرکز سے تعاون فرماتے رہے ہیں۔ اب بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے

دو نیکیاں

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

"اطعموا الجائع وعودوا المریض" (جامع الصغیر)

یعنی بھوکے کو کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مندرجہ بالا حکم میں ایک حکیمانہ انداز سے دو نیکیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک ایسی جس پر کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے، اور حیلہ گر نفس عدم استطاعت کا عذر کر سکتا ہے اور دوسری ایسی کہ جس پر کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اگر انسان ایک کے لئے عذر کرے تو دوسری اُس کے سامنے رکھ دی۔ اور یہ دونوں نیکیاں معاشرہ میں مسرت پیدا کرنے کیلئے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں مل جل کر رہنا انسانی جبلّت کا ایک تقاضا ہے اور کوئی شخص جس کے پڑوس میں کوئی بھوک سے تڑپ رہا ہو یا درد سے کراہ رہا ہو۔ مسرت سے ہمکنار نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اس کی فطرت مسخ ہو گئی ہو۔ پس اپنی شکم پری کرتے ہوئے اپنے جوار میں بھوکے کا بھی خیال کر لیں اور اپنے مریض بھائی یا بہن کو اپنے تسکین بخش کلمات عیادت کی مسرت سے محروم نہ کریں۔ ہم چند قدم چل کر جائیں گے تو ہمارے چند منٹ خرچ ہوں گے لیکن بیمار کو اس سے وہ خوشی حاصل ہوگی جس کے مقابلہ میں ہماری تکلیف ہیچ ہوگی اور ساتھ ہی ہم اپنے آقا سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کی سعادت حاصل کر رہے ہوں گے۔ (مرزا مبارک احمد) (قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ کی نواحی جماعتوں کی تربیت کے لئے رضاکاروں کی ضرورت

ضلع سرگودھا۔ لائل پور اور ضلع جھنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کی تعداد خاصی ہے۔ لیکن تربیت نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک نقص پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ربوہ کے دوست سالانہ دو ہفتہ بطور رضاکار وقت وقف کریں۔ اندازہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں ایک مہینہ سالانہ رضاکار عرصہ قیام کر کے اُس جماعت کی تعلیم و تربیت کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ نقائص دور ہو جائیں گے۔ پہلے خیال تھا کہ ایک ماہ سالانہ وقت لیا جائے۔ لیکن بعد میں رضاکاران کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ دن کر دیئے ہیں۔ فوری طور پر ایک درجن دوست کافی ہوں گے۔ ربوہ کے جو دوست اس قسم کے وقف میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنے نام بمعہ مقررکردہ وقت وقف دفتر اصلاح و ارشاد مقامی میں اطلاع دیں رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

تحریک مقامی تعلیم و اصلاح

مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احباب جماعت کے سامنے ایک نہایت نیک تحریک فرمائی تھی۔ کہ مخیر احباب تین سال کیلئے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے مقامی تعلیم و اصلاح کی تحریک میں چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرما کر شمولیت اختیار کریں۔ بفضلہ تعالیٰ اس تحریک کے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ مگر جن دوستوں نے شمولیت اختیار فرمائی ہے۔ ان کی تعداد اس تحریک کو جاری رکھنے کے لئے کافی نہیں۔ لہٰذا جماعت کے ذی ثروت مخیر احباب کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ کثرت سے اس کار خیر میں شمولیت اختیار فرما کر مستحق ثواب ہوں۔ اور اپنے وعدے دفتر ہذا یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

"الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے"

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ تقریری مقابلے

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور امسال بھی اپنے سالانہ انگریزی و اُردو مقابلے منعقد کروا رہی ہے۔ جو نومبر ۱۹۵۹ء کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوں گے۔ تاریخ اور وقت کا اعلان بعد میں کر دیا جائیگا۔ ان میں کالجوں کے احمدی طلباء کے علاوہ سکولوں کے احمدی طلباء بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے علیحدہ انعامات مقرر ہیں۔ احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن ان میں شرکت کے لئے دو ٹیمیں بھیج سکتی ہے۔ یا ایسے شہر جہاں یہ ایسوسی ایشن قائم نہیں ہے۔ وہاں کے طلباء اپنے امیر جماعت کی معرفت اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ میں اس سلسلہ میں خصوصی طور پر قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اور مربیان اطفال الاحمدیہ سے گذارش کروں گا کہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں ــــ مقابلوں میں شرکت کیلئے باہر سے آنے والے طلباء ایسوسی ایشن ھذا کے مہمان ہوں گے ــــ موضوع حسب ذیل ہیں۔

اردو:۔ "یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ"

انگریزی:۔ Science means distruction of mankind

شرکت کرنیوالے طلباء کے اسماء مجھے ۲۰ر اکتوبر تک بھیج دیئے جائیں۔

پرویز پروازی
صدر احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن ۲۳،
وولنر ہاسٹل پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کیلئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہے۔ وصیت کرنیوالے وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔
(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔
(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔
(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔
(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے اور جو آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔
(۷) ا۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔
(ب) مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔
(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے۔ کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یا وصول کر لیا ہوا ہے۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہو تو اب کس شکل میں ہے۔
(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز زیر مہر خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

چندہ شرط اول (حسب حیثیت کم سے کم موازی تین ماہ) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری لڑکی عزیزہ سیدہ شاہدہ بانو دو ماہ سے بعارضہ بخار و درد شکم بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے درخواست ہے۔

(سید احمد علی سیالکوٹی مرتی ضلع لائلپور)

۲۔ میری طبیعت بوجہ شدید اعصابی کمزوری دو ہفتہ سے خراب ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد العزیز ۲۶/D باٹا پور کالونی باٹا پور)

"مغربی پاکستان کی ایک سال کی ترقی ہر لحاظ سے اطمینان بخش ہے"

مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان کی نشری تقریر

لاہور ۹ اکتوبر:۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ قومی مقاصد کی تکمیل کے پیش نظر پوری کوشش سے کام لیں اور عہد کے منشور پر عمل کر کے انتہائی محنت سے کام کریں۔ تاکہ ہمارا وطن بھی دنیا کے دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو جائے۔

گورنر نے "گزشتہ ایک سال کا جائزہ" کے عنوان سے ریڈیو پاکستان لاہور سے تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں محکموں کے سربراہ اپنے حلقوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔ مسٹر اختر حسین نے بنیادی جمہوریتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد عوام اور انتظامیہ کے درمیان رابطہ پیدا کرنا ہے۔ دیہات اور شہروں میں پنچائتیں اور یونین کونسلیں قائم کی جائیں گی اور انہی کی بنیاد پر حکومت کا ڈھانچہ استوار کیا جائیگا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ نیک دیانتدار اور خداترس اشخاص کو ووٹ دیں تاکہ ملک کو صحیح طرز کی قیادت حاصل ہو سکے۔

گورنر نے کہا ایک سال پہلے پاکستان کے افق پر تاریکی کے بادل منڈلا رہے تھے۔ ملک کو گوناگوں کٹھن مسائل کا سامنا تھا۔ اور ہمارے عوام پر محرومی اور شکست کی کیفیت طاری تھی۔ نئی حکومت نے تعمیر نو کا کام پوری رفتار سے شروع کیا۔ ملکیت اراضی تعلیم۔ قانون۔ خوراک وزراعت۔ پریس سائنسی تحقیقات۔ صوبائی انتظامیہ اور سرکاری ملازمت وغیرہ میں اصلاح کی غرض سے کمیشن مقرر کئے گئے ان میں سے بیشتر نے اپنی تحقیقات مکمل کر لی ہیں۔ چند ایک کی سفارشات پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے اور بقیہ رپورٹوں پر حکومت غور کر رہی ہے۔ اقتصادی محاذ پر خوراک کی پیداوار میں اضافہ کیا گیا ہے۔ قدرتی وسائل سے کام لیا جا رہا ہے۔ مالیہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ سمگلنگ ختم کی جا چکی ہے۔ اور زرمبادلہ کی آمدنی محفوظ کی جا رہی ہے۔ مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کے قوانین کا انضمام کیا جا چکا ہے اور ۷۰ سے زیادہ آرڈیننس نافذ کئے جا چکے ہیں۔ آج پاکستان بیرونی ممالک کی نظر میں ایک باوقار ملک ہے ہمارے جھنڈے کی عزت کی جاتی ہے۔ اور ہمارے روپیہ کی قدر پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

خوراک

گورنر نے کہا۔ گزشتہ برسوں میں خوراک کی درآمد پر پینتالیس کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اس سال گندم کی درآمد پر جو معمولی سا خرچ آیا تھا اس کی ادائیگی اس زرمبادلہ سے کی گئی ہے۔ جو ہمیں اچھی قسم کے چاول کی برآمد سے حاصل ہوا۔ حکومت کی کوشش سے اس سال میں ساڑھے چار لاکھ ٹن گندم خریدی گئی۔ اس کے خلاف پچھلے سال ساڑھے تین لاکھ ٹن گندم خریدی گئی تھی۔ گورنر نے کہا۔ اصلاح اراضی کا پروگرام جس پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ عنقریب ہمارے ملک کی دیہی زندگی کو یکسر تبدیل کر دیگا۔ اصلاح اراضی سے صرف چھ ہزار زمیندار متاثر ہوئے ہیں جبکہ تقریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین حاصل ہو گی۔ جس پر تقریباً ایک لاکھ مزارع خاندانوں کو آباد کیا جائیگا۔ جن کی ملکیت میں پہلے کوئی اراضی نہیں تھی۔ گورنر نے کہا ملک میں خوراک کی کمی کی وجہ سیم اور تھور کی لعنت بھی ہے۔ جو ہماری دیہی معیشت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

راولپنڈی میں پانچ نئے سکول

راولپنڈی ۹ اکتوبر:۔ مرکزی حکومت کا جو عملہ کراچی سے راولپنڈی پہنچنے والا ہے۔ اس کے بچوں کی تعلیم کیلئے راولپنڈی میں پانچ نئے سکول کھولنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ان سکولوں کے لئے عمارتیں مخصوص کی جا چکی ہیں ان میں سے دو سکول پرائمری ہوں گے۔ ان میں سے ایک پرائمری سکول لڑکوں کے لئے اور دوسرا لڑکیوں کے لئے مخصوص رہے گا۔ تیسرا ہائی سکول ہوگا۔ جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ کلاسیں ہوں گی۔ اس سکول کا ذریعہ تعلیم اردو ہوگا چوتھا بھی ہائی سکول ہوگا جس کا ذریعہ تعلیم بنگالی ہوگا۔ اس سکول میں بھی لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ کلاسیں ہوں گی۔ پانچواں ماڈل سکول ہوگا۔ جس میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کریں گے اس سکول کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہوگا۔ حکومت کی طرف سے مقامی کالجوں اور ہائی سکولوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کراچی سے آنے والے بچوں کے داخلے کے لئے گنجائش رکھیں۔ لیکن یہ وہ ہائی سکول ہیں جن میں نویں اور دسویں کلاسوں کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے

کمیونسٹ چین کو امریکہ انتباہ

واشنگٹن ۹ اکتوبر:۔ امریکہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر چین نے طاقت کے بل بوتے پر فارموسا یا اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے جزیروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو دنیا میں ایٹمی جنگ شروع ہو سکتی ہے امریکہ کے اس نظریہ کا اظہار مسٹر ڈگلس ڈلن نائب وزیر خارجہ امریکہ نے کیا ہے۔ جو مشرق بعید سے متعلق یورک کی صنعتی و تجارتی کونسل میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا امن کے لئے پر امن کوشش ہی کام آ سکتی ہے۔ اس کے لئے جنگ نامناسب ہے۔ اور جنگ ہر حالت میں جنگ ہے۔ خواہ وہ کسی مقصد کے لئے لڑی جائے یا دنیا کے کسی حصے میں کیوں نہ شروع کی جائے۔ آپ نے کہا کہ چین کی یہ کوشش ہے کہ آزادی کے نام پر جنگ شروع کر کے فارموسا اور اس سے تعلق رکھنے والے جزیروں پر قبضہ کرے اگر ایسا ہوا تو دنیا میں ایٹمی جنگ کا شروع ہو جانا ناممکن نہیں رہے گا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔

غیر الاٹی قابضوں سے درخواستیں شرائط کا اعلان کر دیا گیا

متروکہ مکانات اور دکانوں کے بقایا کرائے ادا کرنا ہوں گے

لاہور ۹ اکتوبر:۔ سرکاری اعلان کے مطابق سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے متروکہ مکانوں اور دکانوں کے غیر الاٹی قابضوں کو ایسے مکانوں اور دکانوں کے مالکانہ حقوق اپنے نام منتقل کرانے کی رعایت دینے کے لئے شرائط کا اعلان کر دیا ہے

وہ مجوزہ فارموں پر درخواستیں دیں گے جو جلد ہی طلب کی جائیں گی۔ اس اعلان کے مطابق دعویدار مہاجروں اور مقامیوں کو مقبوضہ متروکہ مکانوں اور دکانوں کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کا حق دیا جائے گا بشرطیکہ وہ ان مکانوں اور دکانوں کا کرایہ اور دوسرے سرکاری واجبات اس تاریخ سے چکا دیں۔ جب پر انہوں ان پر قبضہ کیا تھا۔ حال ہی میں صدارتی کابینہ نے قبضہ کی تعریف میں جو ترمیم کر دی تھی اس کی وجہ سے ناجائز قابضین کو اہم رعایتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ چنانچہ اب مرکزی حکومت نے ایسے دعویدار مہاجرین۔ غیر دعویدار مہاجرین اور مقامیوں کو جن کے پاس کوئی الاٹمنٹ آرڈر موجود نہیں اور وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء سے پہلے کسی متروکہ دکان یا مکان پر قابض تھے اور ان کے قبضے کے سلسلہ میں کسی سے ان کا کوئی تنازعہ موجود نہیں اجازت دے دی ہے کہ وہ ان دکانوں اور مکانوں کے مالکانہ حقوق کے لئے درخواستیں پیش کریں۔ جلد ہی ایسے لوگوں سے درخواستیں طلب کرنے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس اثناء میں متعلقہ اشخاص کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان کے ذمہ جو کرایہ یا دوسرے سرکاری واجبات ہوں وہ انہیں ادا کر دیں۔ ورنہ ان کی درخواستیں منظور نہیں کی جائیں گی۔ جس حد تک دعویدار مہاجرین کا تعلق ہے۔ اگر انہوں نے کرایہ ادا نہیں کیا ہوگا تو کرایہ کی رقم ان کے کلیم سے وضع کر لی جائے گی دعویدار مہاجروں کی معاوضہ کی کتابوں میں کرایہ کا حساب لکھ دیا جائے گا۔ ان سے اسی دسمبر ۵۹ء تک کا کرایہ وصول کیا جائے گا غیر دعویدار مہاجرین اور مقامیوں کے لئے ضروری ہے کہ ۳۰ ستمبر ۵۹ء تک کا کرایہ ادا کریں۔ انہیں یہ کرایہ یکمشت ادا کرنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے کرایہ اور دوسرے واجبات سارے کے سارے ادا کر کے سرٹیفکیٹ پیش کیا تو ان کی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ انہیں کرایہ کے سلسلہ میں اپنے سیٹلمنٹ سنٹرل کی اکونٹ برانچ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

بندرا نائیکے کے قتل کی تحقیقات

کولمبو ۹ اکتوبر:۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت لنکا نے مسٹر بندرا نائیکے کے قتل کی وجوہ معلوم کرنے کا کام سکاٹ لینڈ یارڈ (برطانوی سی آئی ڈی) کے کسی افسر کو سونپنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اٹلی کے پروفیسر کے لئے پاکستانی اعزاز

کراچی ۹ اکتوبر:۔ صدر پاکستان نے یوم پاکستان (۱۹۵۹ء) کی تقریب کے سلسلے میں روم یونیورسٹی کے پروفیسر بوسانی کے لئے ستارہ امتیاز منظور کیا ہے۔

کلیمز کمشنر کا عزم کراچی

لاہور ۱۰ اکتوبر:۔ پاکستان کے کلیمز کمشنر مسٹر خورشید زمان گیارہ اکتوبر کو بذریعہ طیارہ کراچی جا رہے ہیں۔ مسٹر خورشید زمان ۱۲ اکتوبر تک دارالحکومت میں ٹھہریں گے وہ کراچی میں قیام کے دوران جوائنٹ سیکرٹری سے عدالتی اور انتظامی امور کا تصفیہ کریں گے

کشتی الٹنے سے چار افراد غرقاب

ڈھاکہ ۹ اکتوبر:۔ دادو گھاٹ کے قریب ایک کشتی الٹنے سے چار افراد غرق ہو گئے کشتی کے باقی مسافر تیر کر ساحل پر پہنچ گئے ڈوبنے والے چار افراد میں سے ابھی تک صرف دو کی نعشیں مل سکی ہیں

آرڈیننس کو آخری شکل دیدی گئی

ڈھاکہ ۹ اکتوبر:۔ مسٹر ذاکر حسین گورنر مشرقی پاکستان نے کہا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے آرڈیننس کو آخری شکل دیدی گئی ہے اور جلد ہی یہ آرڈیننس نافذ کر دیا جائے گا۔ تاکہ انتخابات دسمبر کے اختتام سے پیشتر کرائے جا سکیں۔ مسٹر ذاکر حسین کراچی کے دورے کے بعد کل تیسرے پہر ڈھاکہ واپس آ کر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے منتخب اداروں سے نااہل قرار دینے کے قانون کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ڈھیر کی موجودگی میں ایسے لوگوں کی فہرست تیار کی گئی تھی جن کے خلاف اس قانون کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ آپ نے کہا سارے ملک کے لئے جو ابتدائی فہرست تیار کی گئی تھی اس میں تین ہزار اشخاص شامل تھے۔ لیکن بعد میں فہرست پر نظرثانی کی گئی اور اس تعداد میں کمی کر دی گئی تھی۔ آپ نے کہا جلد ہی ٹریبونل قائم کر دئیے جائیں گے اور فہرست میں مندرج اشخاص کے خلاف مقدمے دائر کئے جائیں گے

برسرِ اقتدار کنزرویٹو پارٹی بھاری اکثریت سے انتخابات جیت گئی

دارالعوام میں کنزرویٹو پارٹی کو ۳۶۲ لیبر پارٹی کو ۲۵۷ اور لبرل پارٹی کو ۵ نشستیں ملیں

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن اور ان کی کنزرویٹو پارٹی دوسری جنگ عظیم کے بعد پانچویں عام انتخابات بھی بھاری اکثریت سے جیت گئی ہے۔ ابھی چھ حلقوں کے نتائج کا اعلان ہونا باقی ہے۔ دارالعوام کی ۶۳۰ نشستوں میں سے برسرِ اقتدار پارٹی نے اب تک ۳۶۲ لیبر پارٹی نے ۲۵۷ اور لبرل پارٹی نے ۵ نشستیں حاصل کی ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی نے اٹھارہ امیدوار کھڑے کئے تھے۔ لیکن ان سب کی ضمانتیں ضبط ہو گئی ہیں۔

کل رات ابھی نصف نشستوں کے انتخابی نتائج کا ہی اعلان ہوا تھا کہ لیبر پارٹی کے قائد مسٹر گیٹسکل نے اپنی جماعتی شکست کا اعتراف کر لیا تھا۔ انہوں نے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا تھا "عوام یہی چاہتے تھے اور ہم عوام کا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ پھر لڑیں گے اور وقت آنے پر کامیاب ہوں گے"۔

۶۵ سالہ وزیر اعظم میکملن نے اپنی پارٹی کی کامیابی کے بعد اعلان کیا ہے کہ اب روس سے ہونے والی اعلیٰ سطح کی بات چیت میں برطانیہ کے ہاتھ خاصے مضبوط ہو جائیں گے۔

جب پچھلے مہینے برطانوی پارلیمنٹ عام انتخابات کرانے کے لئے توڑ دی گئی تھی تو برسرِ اقتدار کنزرویٹو پارٹی کو ایوان میں چھپن ارکان کی اکثریت حاصل تھی۔ نئی پارلیمنٹ میں اسے ایک سو سے زائد ارکان کی اکثریت حاصل ہو گی۔

ملکہ الزبتھ اگلے ہفتے کے اوائل میں مسٹر ہیرلڈ میکملن کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دیں گی۔ لنڈن میں جہاں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ وزراء کو نئی کابینہ میں بھی رکھا جائے گا وہاں سیاسی حلقوں میں یہ افواہیں بھی گرم ہیں کہ وزراء میں کچھ ردوبدل ضرور ہو گا۔

بورنیو میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ اول)

مخلص جماعت قائم ہو چکی ہے۔ جس کا اخلاص اور جذبہ قربانی ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے آپ نے مزید بتایا کہ وہاں مغرب کے مقابلے میں مذہب سے وابستگی کا جذبہ زیادہ گہرا ہے اور پھر لوگوں میں وہ تعصب نہیں ہے جو بعض اور ملکوں میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اگر وہاں ہم اپنی تبلیغی مساعی اور زیادہ وسیع کر سکیں تو اس کے نتیجہ میں وہاں اسلام اور احمدیت بہت زیادہ سرعت کے ساتھ پھیل سکتے ہیں۔

صاحب صدر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے تحریک جدید کی اہمیت پر زور دیا اور احباب جماعت کو اس تحریک کے مطالبات کو پورے جذبہ و جوش اور اخلاص و قربانی کے ساتھ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صدر محلہ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے فاضل مقرر اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب نے دعا کرائی اس طرح یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

مغربی بنگال میں سیلاب سے شدید تباہی

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ مغربی بنگال کے اکثر دریاؤں میں شدید طغیانی آئی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے غیر سرکاری اندازے کے مطابق سیلاب میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد پچاس سے بڑھ گئی ہے مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے صوبے کے نو جنوبی اضلاع میں سیلاب کی وجہ سے بیس لاکھ سے زیادہ اشخاص مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ سیلاب سے جو تباہی ہوئی ہے اس کی تفاصیل اس وقت حاصل کرنا دشوار ہیں۔ جب تک صورت حال بہتر نہیں ہو جاتی

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کی تاریخ اشاعت ماہ اکتوبر سے آئندہ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ مقرر ہو گئی ہے۔ خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں (مینیجر الفرقان ربوہ)

تصحیح

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے الفضل میں تعلیم الاسلام کالج یونین کے افتتاح کی جو خبر شائع ہوئی ہے اس میں سیکرٹری کالج یونین کا نام سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ کالج یونین کے سیکرٹری "صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب" ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

میرے والد محترم مولوی محمدؐ صادق صاحب سنگاپور درد گردہ کی وجہ سے بیمار رہیں۔ آپ آج کل سنگاپور میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ نیز خاکسار کا بھانجہ عزیزم محمدؐ ارشد جمیل بھی کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اس کی کامل صحت یابی کے لئے بھی دعا کی عاجزانہ گذارش ہے۔

(عبد الرشید سماٹری)

(دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری محمد عبد الدین صاحب نے اپنے بھائی مکرم ڈاکٹر فیض اللہ صاحب کی شادی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ اُن کی طرف سے مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل سکول پیر دشاہ ضلع گجرات کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ خوشی مبارک کرے۔ آمین

مینیجر الفضل